فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل: ۴۳

فتاویٰ مظہریہ

جلد اوّل و دوم و سوئم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مُرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

فَسۡئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝

(تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل : ۴۳

جلد اوّل و دوم و سوم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

کتاب ــــــــــ فتاویٰ مظہریہ

مصنف ــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کاتب ــــــــــ محمد عبد الباقی بلوچ

طابع ــــــــــ حاجی محمد الیاس

ناشر ــــــــــ ادارۂ مسعودیہ - کراچی

مطبع ــــــــــ شاہکار پریس - کراچی

طباعت ــــــــــ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

تعداد ــــــــــ گیارہ سو

قیمت ــــــــــ [illegible] روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ، ۲/۶ ، ۵ ۔ ای ، ناظم آباد ، کراچی

۲۔ مختار پبلی کیشنز ، ۲۵ ۔ جاپان مینشن ، ریگل ، صدر ، کراچی

۳۔ مکتبۂ غوثیہ ، سبزی منڈی ، کراچی

۴۔ مکتبۂ رضویہ ، آرام باغ ، کراچی

۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

۶۔ شبیر برادرز ، دربار مارکیٹ ، گنج بخش ، لاہور

۷۔ مکتبہ ضیائیہ ، بوہڑ بازار ، راولپنڈی

وقوع میں آئی ہے۔ اگر اس کا لحاظ نہ کیا جائے اور اس ہی پر جزم کر لیا جائے کہ یہ اشعار جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اقدس میں کہے گئے ہیں تو اس الزام سے ان ہزار ہا اہل سنت کی برئیت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جنہوں نے ان ۴۳ سال یہ جانتے ہوئے کہ قائل نے یہ اشعار جناب صدیقہؓ کی شان میں کہے ہیں باوجود قدرت کے اس منکر کے میٹنے کی کوشش نہ کی۔ عزیز من! ۴۳ سال تو بہت ہوتے ہیں ۴۳ منٹ بھی اگر کوئی باوجود قدرت کے اس کا انسداد نہ کرے اور قائل کی موافقت کرے تو اس کے گناہ میں وہ بھی شریک ٹھہرتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان ایسے منکر کو دیکھتے ہی چلا اٹھتا ہے اور اس سے ضبط کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس ۴۳ سال کے طویل عرصہ میں کسی ایک مسلمان نے بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی، اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ کسی نے ان اشعار کو جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں سمجھا ہی نہیں، اس لئے کہ اول تو ان اشعار کا مضمون ہی ایسا ہے کہ حضرت سیدتنا سے اس کو کوئی دور کی نسبت ہی نہیں معلوم ہوتی، دوسرے نہ اس سے قبل کے اشعار کا ان سے کچھ تعلق معلوم ہوتا ہے، نہ ان کے بعد کے اشعار کا۔ ایک معمولی اردو خواں بھی جب اوپر سے پڑھتا ہوا آتا ہے اور اس مقام تک پہنچتا ہے تو چونک اٹھتا ہے کہ یہ بدرنگ اشعار کس مقام کے اور کس شاعر کے بیچ میں آپڑے، کہ نہ ان کو سیاق و سباق ہی سے کچھ تعلق ہے نہ آگے پیچھے کے انداز کلام سے کچھ مناسبت تیسرے ان اشعار پر جلی قلم سے جو لفظ علیحدہ لکھا ہے وہ تو ایسا ہدایت مآب سنتری ہے جو ببانگ دہل بتلا رہا ہے کہ یہاں سے بچ کر نکلنا، تمہارا مقصود چار اشعار کے بعد شروع ہوگا، غرض یہ وہ وجوہ ہیں جن کی وجہ سے ۴۳ سال امن و امان سے گذر گئے، اور اس درمیان میں شیطان کو بھی نہ سوجھی کہ کسی مسلمان کے خواب ہی میں آکر یہ سبق دے جاتا کہ یہ اشعار ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں کہے گئے ہیں، مسلمان بالکل اس سے مطمئن تھے کہ یہ اشعار کسی اور مقام کے ہیں غلطی سے یہاں لکھے گئے ہیں، زید کا بیان کہ یہ اشعار گیارہ کافرہ مشرکہ دلہنوں کے متعلق ہے "ہو سکتا ہے کہ صحیح ہو اور مصرعہ اولیٰ کی ضمیر ان ہی کی جانب راجع ہو اور دوسرے مصرعہ میں قبا کا مضاف الیہ محذوف ہو جو قرینہ کے وقت اکثر محذوف ہوتا ہے، خصوصاً اشعار میں تو تقدیر کلام یوں ہوگی کہ ہر ایک کی قبا کا یہ حال تھا، لیکن فقیر کو اس میں بھی تامل ہے کہ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اشعار ان کے حق میں ہی کہے ہوں کہ ان کی شان کے خلاف معلوم ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبیعت سے ان عورتوں کے حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو لیکن وہ ان کو طبع نہ کرانا چاہتے ہوں اور اکثر ایسا ہوتا ہے تو دوسرے کو کیا حق ہے کہ ان کی مرضی کے خلاف ان کو شائع کرائے میرے نزدیک زید سے یہ غلطی اس شوق میں صادر ہوئی ہے کہ کسی طرح فاضل موصوف کا یہ کلام بھی مسلمانوں تک پہنچ جائے، دوسری غلطی یہ کہی جا سکتی ہے کہ پریس والا کتنا ہی محتاط ہوتا لیکن ایک ذمہ دار کلام کی کتابت و طباعت اور اس کی کاپی و پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بد مذہب پر اعتماد نہ کرنا تھا پس یہ اگرچہ